سوال

مجھے کچھ برسوں سے تناسلی مرض ہے، اور خدشہ ہے کہ میری اولاد کو بھی یہی مرض منتقل نہ ہوجائے، کیا میرے لیے اپنے آپ کو بانجھ کرنا جائز ہے، یا پھر جو میرے ساتھ شادی کرے اس کے ساتھ اولاد پیدا نہ کرنے کا اتفاق کرلوں کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

آپ کے لیے اپنے آپ کو بانجھ کرنا جائز نہیں ہے، چاہے آپ اپنے خاوند سے بھی اس کا اتفاق کرلیں، جن حالات میں نسل کی تحدید یا نسل ختم کرنا، یا اولاد پیدا نہ کرنا جائز ہے وہ حالات بہت ہی قلیل ہیں؛ کیونکہ اصل تو نسل کی کثرت اور نسل پیدا کرنا ہے

اور جن حالات میں اولاد پیدا نہ کرنا جائز ہے ان میں اولاد کا اپاہج ہونا شامل نہیں، بلکہ یہ تو اس حالت میں جائز ہے جب ماں کے لیے حمل انتہائی درجہ کا ضرر اور نقصاندہ ہو، علمی کمیٹیوں اور فقہی اکیڈمیوں اور عام علماء کرام نے بغیر کسی ضرورت کے نسل کی تحدید اور بانجھ پن اختیار کرنا حرام ہونے کے فتوے دیے ہیں، اور پھر ضرورت بھی وہ شمار ہوگی جو ماہر اور ثقہ ڈاکٹر متعین کریں

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

" اولاد معذور پیدا ہونے کے خدشہ سے اولاد پیدا نہ ہونے دینا جائز نہیں، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالی پر توکل کرنا، اور اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا ضروری ہے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد العزیز آل شیخ

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ صالح الفوزان

الشیخ بکر ابو زید

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14/18).

اسلامی فقہ اکیڈمی کمیٹی کی قرارات میں درج ہے :

" مجمع فقہ اسلامی کے ممبران اور اس (نسل منظم کرنے) موضوع کے ماہرین کی جانب سے پش کردہ رپورٹس دیکھنے اور اس کے متعلق کیے گئے مناقشات سننے کے بعد

اور اس بنا پر کہ شریعت اسلامیہ میں نکاح کے مقاصد میں اولاد پیدا کرنا، اور نوع انسانی کی حفاظت کرنا ہے، اور اس اہم مقصد کو ختم نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ اس مقصد کو ختم کرنا نصوص

شرعیہ کے مخالف ہیں جن میں کثرت نسل اوراس کی حفاظت اوردیکھ بھال کا اشارہ کیا گیا ہے، کہ نسل کی حفاظت ان پانچ کلیات میں شامل ہے جس کی دیکھ بھال کا شریعت حکم دیتی ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ :

اول :

کوئی بھی ایسا قانون جاری کرنا جائز نہیں جوخاونداور بیوی کےلیے اولاد پیدا کرنے کی آزادی کوسلب کر کے تحدید نسل کرنے کا باعث ہو

دوم :

مرد یا عورت میں اولادپیدا کرنے کی صلاحیت کو ختم کرنا حرام ہے، اوریہ بانجھ پن کے نام سے معروف ہے، جب تک اس کو ختم کرنے کےلیے شرعی اصولوں اورمعیار کے مطابق کوئی ضرورت پیش نہ آجائے

سوم :

اولادپیدا کرنے میں وقتی اورمدت میں کنٹرول کرنا جائزہے تاکہ حمل میں وقفہ زیادہ ہو، یہ بھی اس وقت جب کوئی شرعی اصول کے مطابق ضرورت پیش آجائے اورخاوند و بیوی اس کو چاہیں تووقتی طورپر حمل نہ ٹھرنے دینا جائزہے، اس میں دونوں کا مشورہ اوررضامندی ضروری ہے، اورشرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی نقصان وضرر نہ ہوتا ہو، اورپھر وسیلہ بھی مشروع ہو، اورٹھرے ہوئے حمل پرزیادتی نہ کی گئی ہو" انتہی

واللہ اعلم

اورالموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

" مردکےلیے ایسی ادویات استعمال کرنا حرام ہیں جوکلی طورپراس کی شہوت ختم کردیں، اسی طرح عورت کےلیے حمل ختم کرنے کی ادویات استعمال کرنا حرام ہیں " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (268/30).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

111969